امریکہ وظیفہ خور رضاخانی "سنی اتحاد کونسل" کے خلاف اس کے آرگنائزر کا کھلا خط

www.express.com.pk
DAILY EXPRESS
روزنامہ ایکسپریس کراچی
WEDNESDAY, FEBRUARY 22, 2012

کرنے کے منصوبوں پر کام تیز ہونا چاہیے تا کہ اس سستی لیس سے بھی بجلی پیدا کی جاسکے۔ موجودہ حکومت کا ایک سال باقی ہے وہ بھی اگر اپنی ساکھ بہتر بنانا چاہتی ہے تو اس پالیسی اور پیش کی گئی تجاویز پر عمل کرسکتی ہے۔

کرنے والے ان فنکاروں کے علاج معالجہ کا انتظام کرنا چاہیے ... کے شکار فنکاروں کی مالی مدد کی جاسکے تا کہ ان کی زندگی کے آخری دن بہتر حالت میں سکون کے ساتھ گزر سکیں۔

تصویر کا دوسرا رُخ

تعاقب
تنویر قیصر شاہد
tanveer.qaisar@express.com.pk

وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے کہا ہے کہ دیکھتے ہیں "شہادت" ملتی ہے یا غازی بنتا ہوں۔ دل تو چاہتا تھا کہ جناب گیلانی کے اس بیان کے پس منظر اور پیش منظر میں کچھ عرض کیا جائے۔ جی میں تو یہ بھی تھا کہ افغان صدر حامد کرزئی کے انتہائی قریبی مشیر اسداللہ وفا کے ایک انٹرویو پر خامہ فرسائی کی جائے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے ہمسایہ ممالک نے ہمارا سکون اور امن لوٹ لیا ہے۔ ہم نے گزشتہ روز لکھے گئے اپنے کالم میں وعدہ کیا تھا کہ بلوچستان کے مسائل کے حوالے سے وزیراعظم گیلانی سے چند روز قبل جو گفتگو ہوئی تھی، اس منظر میں مزید کچھ عرض کیا جائے گا۔ بلوچستان کے بارے میں امریکی کانگریس نے جو درفطنی چھوڑی ہے اور اس حوالے سے پاکستان کی وزارت خارجہ نے نائب امریکی سفیر کو طلب کیا ہے، نیت یہ بھی تھی کہ اسے موضوع سخن بنایا جائے لیکن درمیان میں ایک ضروری معاملہ آپڑا ہے جسے جلد نمٹانا لازم بھی ہے اور ضروری بھی۔ گزارش یہ ہے کہ چند روز قبل انہی صفحات پر ہم نے ایک کالم بعنوان "امریکی شرارت یا حقیقت؟" لکھا جو تین اقساط پر مشتمل تھا۔ اس کی ابتدائی دو قسطوں میں "سُنی اتحاد کونسل" کے بارے میں بعض ایسی باتیں بھی شامل تھیں جن کی بنیاد امریکیوں کے اس الزام پر استوار تھی جس میں کہا گیا تھا کہ "سُنی اتحاد کونسل" نے امریکا سے 36 ہزار ڈالر وصول کیے ہیں۔ اس حوالے سے بعض نام بھی سامنے لائے گئے ہیں۔ دوسری قسط میں "سُنی اتحاد کونسل" کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات جناب محمد نواز کھرل کی وضاحت شامل کردی گئی تھی جو ہماری غیر جانبداری کا تقاضا بھی تھا اور ہم پر اُن کا حق بھی۔ کھرل صاحب نے واضح کردیا تھا کہ امریکیوں سے ڈالر لینے کا الزام بے بنیاد اور نہایت لغو ہے اور یہ محض امریکیوں کی "سُنی اتحاد کونسل" کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔

علمائے کرام کے بارے میں امریکیوں کی پھیلائی گئی منفی باتوں پر جتنی بھی بحث کی جائے گی، اتنا ہی معاملہ گنجلک اور پریشان کن ہوتا جائے گا۔ یہ امریکا کا دیرینہ خواب بھی ہے اور اس کے عالمی ایجنڈے کا ایک حصہ بھی۔ اسی لیے میں اس بحث کو ختم کرنا چاہتا تھا لیکن اب امریکی ڈالر خوری کے حوالے سے ہمیں ایک مفصل خط موصول ہوا ہے جسے "سُنی اتحاد کونسل" کے سابق چیف آرگنائزر اور اب "جماعتِ اہلِ سنت" (سوادِ اعظم) کے ناظمِ اعلیٰ محترم سید صفدر شاہ گیلانی نے تحریر کیا ہے۔ اُن کا نقطہ نظر اور اصرار یہ ہے کہ آپ کے کالموں میں چونکہ میرا نام بھی آیا اور مجھ پر سُنی اتحاد کونسل کے بعض لوگوں کی جانب سے الزام لگایا گیا ہے، اسی لیے میرا یہ خط شائع ہونا چاہیے۔ تو اب ملاحظہ فرمایئے صفدر شاہ گیلانی کا خط جو جگہ کی کمی کی وجہ سے ایڈٹ کرکے شائع کیا جارہا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"جس رسید کی بنیاد پر (امریکی ڈالر لینے کا) یہ سارا قصہ جاری ہے، اب وہ رسید امریکا کی ویب سائیڈ سے غائب کردی گئی ہے۔ ہمارے مخالفین نے جس طرح اس کیس کو اٹھایا ہے، اس کو مدِنظر رکھ کر برملا کہا جاسکتا ہے کہ یہ اہلسنت کے خلاف ایک گہری سازش تھی۔ اگر ہمارے اندرونی اختلافات ڈالروں کی جنگ میں بدل گئے ہیں تو اس سے ایک کی چونچ اور ایک کی دم غائب ہوگی اور اہلسنت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے موردِ الزام ٹھہرائے جاتے رہیں گے۔ جب جمعے کو علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب سے میری اتفاق مسجد لاہور میں ملاقات ہوئی تو ان سارے امور کی طرف میں نے انھیں متوجہ کیا بلکہ حلفاً کہا کہ انصاف کے تقاضے پورے کریں۔ کسی پر ظلم و زیادتی نہ کی جائے۔ اس کے باوجود صبح کے اخبارات میں صاحبزادہ مفتی فضل الرحمٰن اوکاڑوی اور میرے خلاف اخبارات میں خبر جاری کردی گئی کہ امریکی ڈالروں کے الزام میں دونوں کی رکنیت معطل کردی گئی ہے۔ ہمیں نے بغیر، ہمارے موقف سے آگاہی کے بغیر اور صفائی کا موقع دیے بغیر۔ ڈالر وصول کرنے اور دینے والوں پر اربوں، کھربوں لعنتیں ہم بھی بھیجتے ہیں۔ تنویر صاحب، ہم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے امریکی ڈالر وصول نہیں کیے۔ ہمارا اپنی قیادت سے پالیسی امور پر اختلاف چل رہا تھا جس کی بنیاد پر ہمیں بدنام کردیا گیا جب کہ یہ بدنامی ہمیں بدنام کرنے والوں کے گلے پڑگئی ہے۔ ڈالروں کی رسید میں کہیں بھی صاحبزادہ فضل الرحمٰن اوکاڑوی اور میرے سمیت کسی شخص کا کوئی ذکر نہیں۔ کنونشن سینٹر میں علامہ سید ریاض حسین شاہ نے امریکی امداد لینے کا جس طرح اشارہ کیا، یہ اخبارات میں شائع ہوا۔ وہ اشارہ دو بڑی ہستیوں کی طرف تھا اور اس مقصد کے لیے شاہ صاحب کے گھر ان "ہستیوں" سے خود انھوں نے وضاحت طلب کی تھی۔ چونکہ بڑے لوگوں کا مسئلہ تھا، اس لیے (معاملہ دانستہ) دبا دیا گیا جب کہ ہم صرف کارکن لوگ ہیں، اسی وجہ سے بغیر کسی ثبوت کے ہمارے خلاف کارروائی کی جارہی ہے۔ ہمیں اس بات پر شدید افسوس ہے، اس لیے ہم نے جماعت اہلسنت (سوادِ اعظم) کے نام سے اپنی الگ جماعت بنالی ہے تاہم اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کو جھوٹا ثابت کرنے اور بعض چھپے ہوئے گوشوں سے پردہ اٹھانے کے لیے اہلسنت کے اکابرین ہمیں جہاں بلائیں گے، ہم سر کے بل جائیں گے۔ ہم نے محترم پیر افضل قادری صاحب اور پیر محمد صدیق نقشبندی صاحب کو ہر جگہ حاضر ہوکر اپنی صفائی پیش کرنے کی یقین دہانی کرا رکھی ہے لیکن وہ بلا نہیں رہے، نامعلوم کیا مصلحت ہے؟ میں چونکہ سنی اتحاد کونسل کا چیف آرگنائزر ہوں اور کونسل میں شامل جماعتوں کے سربراہی اجلاس میں مجھے بنایا گیا تھا، اس لیے جب تک سربراہی اجلاس منعقد کرکے اس میں میرے خلاف ثبوت پیش نہیں کیے جاتے، مجھے سنی اتحاد کونسل سے کوئی نہیں نکال سکتا۔" جناب صفدر شاہ گیلانی ردِعمل میں لکھے گئے اپنے خط میں مزید کہتے ہیں: "میں نے کبھی امریکا یاترا نہیں کی اور نہ ہی 2009 میں کسی امریکی عہدیدار سے ملاقات کی۔ اگر ثابت ہوجائے تو چوک میں پھانسی کی سزا دی جائے۔ امریکا یاترا تو خود علامہ سید ریاض حسین شاہ اور صاحبزادہ حاجی فضل کریم صاحب کرتے رہے ہیں حتیٰ کہ امریکا کے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں سنی اتحاد کونسل کے سیکریٹری جنرل حاجی حنیف طیب اور جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی امیر کے بھائی سید طاہر سعید کاظمی (سابق وفاقی وزیر مذہبی امور حامد سعید کاظمی کے بھائی) نے ہوم ڈیپارٹمنٹ میں امریکیوں سے خصوصی ملاقاتیں کی ہیں۔ امریکی سفیر کیمرون منٹر کہاں کہاں اور کس کس کے پاس جا کر ملاقاتیں کرتا رہا، یہ الگ تفصیل طلب معاملہ ہے۔ انٹیلی جنس سیکریٹریٹ کے بارے میں الحاج شیخ امجد علی چشتی صاحب کی فریادیں کسی نے نہیں سنیں۔ ہم نے چالیس سال تک اہلسنت کی خدمت کی۔ ہم اسلام کے مخلص کارکن ہیں، مذہب فروش نہیں ہیں۔ مذہب کے نام پر جائیدادیں نہیں بنائیں۔ صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم صاحب نے درست فیصلہ کیا کہ امریکی ایمبیسی کو خط لکھا۔ میری اب بھی تجویز ہے کہ اہلسنت کی ممتاز شخصیات مثلاً علامہ سید حسین الدین شاہ، مفتی منیب الرحمٰن، میاں خالد حبیب الٰہی، علامہ شاہ تراب الحق قادری، پیر اعجاز احمد ہاشمی، مفتی محمد خان قادری اور صاحبزادہ محمد عبدالمالک جیسے غیر متنازعہ کم از کم 30 حضرات کا ایک اجلاس بلا کر اور سارے متعلقہ لوگوں کو جمع کرکے آمنے سامنے بٹھا کر ایک متفقہ حکمت عملی تیار کی جائے اور جو لوگ امریکی ڈالر لینے کے الزام میں ملوث نظر آئیں، ان کے خلاف مشترکہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔ صاحبزادہ محمد فضل الرحمٰن اوکاڑوی اور میں نے اپنے وکیل کے ذریعے امیر جماعت اہلسنت پاکستان اور ناظم اعلیٰ کو ہتک عزت کے جو نوٹس بھیجے تھے، بعض اہم دینی و روحانی شخصیات کے حکم پر اگلی کارروائی روک دی ہے، تاہم اگر معاملات سنجیدگی سے حل نہ کیے گئے تو ہم عدالت میں پیش ہوکر اپنے اوپر لگائے گئے جھوٹے الزامات کا پول کھولنے پر مجبور ہوں گے۔"

قارئینِ کرام، جناب صفدر شاہ گیلانی صاحب کا خط آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ انہیں جو کچھ کہنا تھا، کہہ دیا۔ ابھی تو اس بارے میں "تحریکِ اسلام" کے صدر حضرت مولانا حیدر علوی صاحب بھی کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن میں نے اُن سے فی الحال معذرت کرلی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس بحث در بحث سلسلے کو یہیں ختم کردینا چاہیے۔ امید رکھی جانی چاہیے کہ سُنی اتحاد کونسل کے بزرگ اور وابستگان بھی اس پر غور فرمائیں گے۔

الحق کے دور میں یہ فوجی چڑھائی ختم کردی گئی تھی اور بلوچ